

49667- اسے یاد نہیں کہ آیا روزوں کی قنناء کر چکی ہے یا نہیں

سوال

گذشتہ رمضان میں نے ماہواری کے سبب کچھ روزے نہیں رکھے تھے، اور اب مجھے یاد نہیں کہ آیا میں نے اس روزوں کی قنناء میں روزے رکھے تھے یا نہیں؟ لیکن ظن غالب یہی ہے کہ میں نے بطور قنناء روزے رکھیں تھے، اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

آپ کو قنناء کرنا لازم نہیں بلکہ ظن غالب ہی کافی ہے۔

شرعی طور پر بھی عبادات میں ظن غالب پر عمل کرنا وارد ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں پائی جاتی ہے:

(تم میں سے کسی ایک کو جب نماز میں شک پیدا ہو جائے تو اسے صحیح کو تلاش کرنا چاہیے اور اسی پر وہ نماز مکمل کر کے سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کے دو سجدے ادا کر لے)۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (401) صحیح مسلم حدیث نمبر (572)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اس میں امام ابو حنیفہ اور اہل کوفہ میں سے ان کی موافقت کرنے والے اہل الرائے کی دلیل پائی جاتی ہے کہ جسے نماز کی تعداد میں شک ہو اور اس نے کوشش کی اور ظن غالب پر عمل کر لیا تو اس پر لازم نہیں کہ کم از کم پر عمل کرے اور زیادہ رکعات نہ پڑھے، حدیث کا ظاہر تو ان کی ہی دلیل بنتی ہے۔ اھ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجموع الفتاویٰ میں صحیح قرار دیا ہے کہ اس حدیث میں کوشش یا تحری سے مراد ظن غالب پر عمل ہی ہے، اور جو بعض علماء کرام نے یہ کہا ہے کہ اس سے مراد یقین ہے اس لیے کم از کم پر بنا کرنی چاہیے جس طرح اگر کسی کو شک ہو کہ دو رکعت ادا کی ہیں یا تین تو اسے دو ہی شمار کرے اس قول کو شیخ الاسلام نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ (5/23-16)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ فقہ اور اصول فقہ کے منظوم اشعار میں کہتے ہیں:

اگر یقین کرنا مشکل ہو تو ظن غالب پر عمل کرو تو یہ اتباع ہوگی۔

معنی یہ ہے کہ انسان جب یقین پر عمل نہ کر سکتا ہو تو اسے ظن غالب پر ہی عمل کرنا چاہیے۔

اس لیے اگر آپ کا ظن غالب یہی ہے کہ آپ نے روزوں کی قنناء کر لی ہے تو آپ پر کچھ بھی لازم نہیں آتا، اور ان ایام کی قنناء دوبارہ لازم نہیں۔

لیکن اگر عورت کو یہ شک ہو کہ قنناء کی ہے یا نہیں؟ اور اس کے ظن غالب پر بھی ان دونوں میں سے ایک چیز بھی نہ ہو تو اس صورت میں اسے قنناء لازم آتی ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

جب عورت نے رمضان کے کچھ روزے چھوڑے ہوں اور وہ بھول گئی ہو کہ آیا اس نے روزے رکھے ہیں کہ نہیں، اسے صرف اتنا یاد ہے کہ صرف ایک روزہ باقی ہے، تو کیا وہ سب روزے دوبارہ رکھے گی یا اسے یقین پر بنا کرنی چاہیے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

جب عورت کو یہ یقین نہ ہو کہ اس پر صرف ایک روزہ کے علاوہ کچھ نہیں تو اسے صرف ایک روزہ ہی رکھنا ہوگا، لیکن اگر اسے یقین ہو کہ اس کا ایک روزہ باقی ہے اور صرف اسے یہ علم نہ ہو کہ اس نے یہ روزہ رکھا ہے کہ نہیں تو اس صورت میں اس پر ایک روزہ رکھنا واجب ہوگا۔

کیونکہ اصل تو یہی ہے کہ یہ روزہ اس کے ذمہ ہے اور وہ اس سے بری الذمہ نہیں ہوتی لہذا اس پر روزہ رکھنا واجب ہوگا، لیکن جب اسے شک ہو کہ اس کے ذمہ ایک روزہ ہے یا دو؟ تو اس صورت میں صرف ایک روزہ ہی لازم ہوگا۔

اور جسے یہ علم ہو کہ اس پر ایک یا ایک سے زیادہ روزے ہیں، لیکن اسے یہ شک ہو کہ آیا اس نے روزے رکھے ہیں کہ نہیں تو اس صورت میں اسے روزے رکھنے واجب ہونگے، کیونکہ اصل تو یہی ہے کہ روزے باقی ہیں۔ اھ

دیکھیں: فتاویٰ الصیام صفحہ نمبر (372)۔

واللہ اعلم.